کیا رسول خدا (ص) مسموم دنیا سے رخصت ہوئے تھے؟

رسول خدا (ص) کے دنیا سے کس طرح رخصت ہونے کے بارے میں مسلمان علماء کے درمیان اختلاف نظر ہے، بہت سے شیعہ اور سنی علماء کا نظریہ ہے کہ رسول خدا کو مسموم کیا گیا اور اسی زہر کے اثر کرنے کی وجہ سے آپ شہید ہوئے تھے۔

اہل سنت کے معروف عالم اپنی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین میں لکھتے ہیں کہ:

ثنا داود بن يزيد الأودي قال سمعت الشعبي يقول و الله لقد سم رسول الله صلي الله عليه و سلم و سم أبو بكر الصديق و قتل عمر بن الخطاب صبرا و قتل عثمان بن عفان صبرا و قتل علي بن أبي طالب صبرا و سم الحسن بن علي و قتل الحسين بن علي صبرا رضي الله عنهم فما نرجو بعدهم.

داود بن یزید کہتا ہے کہ میں نے شعبی سے سنا ہے کہ، اس نے کہا ہے کہ: خدا کی قسم رسول خدا اور ابو بکر کو زہر دے کر شہید کیا گیا تھا اور عمر، عثمان اور علی بن ابیطالب کو شمشیر سے

قتل کیا گیا تھا، جبکہ حسن بن علی کو بھی زہر سے اور حسین بن علی کو شمشیر سے قتل کیا گیا

تھا۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبدالله محمد بن عبدالله (متوفى ٤٠٥ هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج٣، ص٦١، ح٤٣٩٥، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

ایک دوسری روایت میں نقل کرتا ہے کہ:

ثنا السري بن إسماعيل عن الشعبي أنه قال ماذا يتوقع من هذه الدنيا الدنية و قد سم رسول الله صلي الله عليه و سلم و سم أبو بكر الصديق و قتل عمر بن الخطاب حتف أنفه و كذلك قتل عثمان و علي و سم الحسن و قتل الحسين حتف أنفه.

سری بن اسماعیل نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ، اس نے کہا ہے کہ: اس پست دنیا سے کیا امید لگائی ہے کیونکہ رسول خدا اور ابو بکر کو زہر دے کر شہید کیا گیا، عمر، عثمان اور علی بن

ابیطالب کو قتل کیا گیا، جبکہ حسن بن علی کو بھی زہر دیا گیا اور حسین بن علی کو اچانک قتل کیا گیا۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبدالله محمد بن عبدالله (متوفى ٤٠٥ هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج٣، ص٦٧، ح٤٤١٢، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

اسی طرح اہل سنت کے بہت سے بزرگان نے اسی مطلب کو عبد اللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ:

حدثنا عبد اللَّهِ حدثني أبي ثنا عبد الرَّزَّاقِ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عن عبد اللَّهِ بن مُرَّةَ عن أبي الأَحْوَصِ عن عبد اللَّهِ قال لأَنْ أَحْلِفَ تِسْعاً ان رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه و سلم قُتِلَ قَتْلاً أَحَبُّ الي من أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً انه لم يُقْتَلْ وَ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا وَ اتَّخَذَهُ شَهِيداً.

عبداللہ بن مسعود سے روایت نقل ہوئی ہے کہ، اس نے کہا ہے کہ: اگر میں 9 بار قسم کھاؤں کہ رسول خدا کو شہید کیا گیا تو یہ بات میرے لیے زیادہ پسندیدہ تر ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ رسول خدا کو قتل نہیں کیا گیا، کیونکہ خداوند نے ان کو پیغمبر اور شہید کہا ہے۔

الصنعاني، ابوبكر عبد الرزاق بن همام (متوفى٢١١هـ)، المصنف، ج٥، ص٢٦٩، ح٩٥٧١، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي، ناشر: المكتب الإسلامي - بيروت

الزهري، محمد بن سعد بن منيع ابوعبدالله البصري (متوفى٢٣٠هـ)، الطبقات الكبرى، ج٢، ص٢٠١، ناشر: دار صادر - بيروت؛

الشيباني، ابوعبد الله أحمد بن حنبل (متوفى٢٤١هـ)، مسند أحمد بن حنبل، ج١، ص٤٠٨، ح٣٨٧٣؛ ج١، ص٤٣٤، ح٤١٣٩، ناشر: مؤسسة قرطبة - مصر؛

ابن كثير الدمشقي، ابوالفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفى٧٧٤هـ)، البداية والنهاية، ج٥، ص٢٢٧، ناشر: مكتبة المعارف - بيروت؛

ابن كثير الدمشقي، ابوالفداء إسماعيل بن عمر القرشي (متوفى٧٧٤هـ)، السيرة النبوية، ج٤، ص٤٤٩، طبق برنامه الجامع الكبير؛

السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر (متوفى٩١١هـ)، الحاوي للفتاوي في الفقه وعلوم التفسير والحديث والاصول والنحو والاعراب وسائر الفنون، ج٢، ص١٤١، تحقيق: عبد اللطيف حسن عبد الرحمن، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

ہیثمی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ:

رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح.

احمد نے اس کو نقل کیا ہے اور اس کے راوی، کتاب صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

الهيثمي، ابوالحسن علي بن أبي بكر (متوفى ٨٠٧ هـ)، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج٩، ص٣٤، ناشر: دار الريان للتراث/ دار الكتاب العربي - القاهرة، بيروت

حاکم نیشاپوری نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

هذا حديث صحيح علي شرط الشيخين و لم يخرجاه.

یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط صحت کے مطابق صحیح ہے، لیکن ان دونوں نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

الحاكم النيسابوري، ابو عبدالله محمد بن عبدالله (متوفى ٤٠٥ هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج٣، ص٦٠، ح٤٣٩٤، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية – بيروت

شیعہ علماء میں سے شیخ مفید رضوان اللہ تعالی علیہ نے لکھا ہے کہ:

رسول الله صلي الله عليه و آله محمد بن عبد الله... و قبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر....

رسول خدا 28 صفر پیر کے دن مدینہ میں مسموم ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔

الشيخ المفيد، محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم أبي عبد الله العكبري البغدادي (متوفى٤١٣ هـ)، المقنعة، ص٤٥٦، تحقيق و نشر: مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين ـ قم

مرحوم شیخ طوسی نے اپنی کتاب تہذیب الأحکام میں لکھا ہے کہ:

محمد بن عبد الله... و قبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقيتا من صفر سنة عشرة من الهجرة.

محمد بن عبد اللہ رسول خدا (ص) 28 صفر پیر کے دن مدینہ میں مسموم ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔

الطوسي، الشيخ ابوجعفر، محمد بن الحسن بن علي بن الحسن (متوفى٤٦٠هـ)، تهذيب الأحكام، ج٦ ص٢، تحقيق: السيد حسن الموسوي الخرسان، ناشر: دار الكتب الإسلامية ـ طهران

مرحوم علامہ حلی نے تحریر الأحکام میں بھی کہا ہے کہ:

محمد بن عبد الله... و قبض بالمدينة مسموما يوم الاثنين لليلتين بقينا من صفر سنة عشرين من الهجرة.

الحلي الأسدي، جمال الدين أبو منصور الحسن بن يوسف بن المطهر (متوفى ٧٢٦هـ)، تحرير الأحكام، ج٢ ص١١٨، تحقيق: الشيخ إبراهيم البهادري، ناشر: مؤسسة الإمام الصادق (عليه السلام) ـ قم

رہی یہ بات کہ کس نے اور کب رسول خدا (ص) کو زہر دیا، یہ بات بھی تاریخ کی بہت سی باتوں کی طرح رسول خدا کی زندگی میں ہمارے لیے واضح اور روشن نہیں ہے۔ اس لیے کہ خائن ہاتھوں اور ناپاک قلموں نے تاریخ اسلام کے بہت سے حقائق کو تحریف کر دیا ہے ۔ اس تحریف اور خیانت کو اب اتنا عرصہ گزر چکا ہے کہ اب حق کو باطل سے جدا کرنا بہت ہی مشکل اور سخت ہو گیا ہے!!!

محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ:

قالت عَائِشَةُ رضي الله عنها كان النبي صلي الله عليه و سلم يقول في مَرَضِهِ الذي مَاتَ فيه يا عَائِشَةُ ما أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الذي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي من ذلك السُّمِّ.

عایشہ نے کہا ہے کہ: رسول خدا اپنے اس مرض میں کہ جس کے ذریعے وہ دنیا سے گئے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جو کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا، ابھی تک اس کی تکلیف کو

محسوس کر رہا ہوں اور ابھی میں نے یوں محسوس کیا ہے کہ اسی کی وجہ سے میرے دل کی رگیں پھٹ گئی ہیں۔

البخاري الجعفي، ابو عبد الله محمد بن إسماعيل (متوفى٢٥٦هـ)، صحيح البخاري، ج٤، ص١٦١١، ح٤١٦٥، كِتَاب الْمَغَازِي، بَاب مَرَضِ النبي (ص) وَ وَفَاتِهِ، تحقيق د. مصطفي ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت،

شاید بعض لوگ کہیں کہ یہ بہت بعید ہے کہ ایک زہر چار سال کے بعد اپنا اثر کرے، اس کے علاوہ رسول خدا جنگ خیبر میں اس زہر کو کھانے سے پہلے بھیڑ کے زہر آلود گوشت کے بارے میں آگاہ ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے آپ نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

اسی وجہ سے محقق علماء نے کہا ہے کہ کتاب صحیح بخاری کی یہ روایت جعلی اور جھوٹی ہے اور اسکے علاوہ خیبر میں رسول خدا کے زہر کھانے والے افسانے کو اس لیے گھڑا گیا تھا کہ لوگ زہر دینے والے اصل مجرم کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکیں۔ ورنہ اسی کتاب صحیح بخاری میں اسی موضوع کے بارے میں ایسی احادیث موجود ہیں کہ

اسلام اور رسول خدا سے سچی محبت رکھنے والا عقل مند مسلمان جان لیتا ہے کہ رسول خدا (ص) کو انکی بیویوں

میں سے کس نے جان بوجھ کر زہر دیا تھا!!!

جس طرح کہ ابن کثیر دمشقی نے لکھا ہے کہ:

و في صحيح البخاري «عن ابن مسعود قال: لقد كنا نسمع تسبيح الطعام و هو يؤكل» يعني بين يدي النبي و كلمه ذراع الشاة المسمومة و أعلمه بما فيه من السم۔

صحیح بخاری میں ابن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ: وہ کہتا تھا کہ: ہم رسول خدا کے کھانا کھاتے وقت، کھانے کے تسبیح پڑھنے کی آواز کو سنا کرتے تھے، یعنی رسول خدا کے سامنے پڑا ہوا زہر آلود گوشت، رسول خدا سے باتیں کرتا تھا اور خود گوشت نے رسول خدا کو بتایا کہ مجھے نہ کھانا کیونکہ میں زہر آلود ہوں۔

ابن كثير الدمشقي،ابوالفداء إسماعيل بن عمر القرشی(متوفى٧٧٤ هـ)، البداية و النهاية،ج ٦،ص٢٨٦، ناشر: مكتبة المعارف - بيروت.

اس لیے کہ کیسے ممکن ہے کہ ظاہر و باطن کا علم رکھنے والے معصوم نبی جان بوجھ کر زہر کھا لے؟

اور اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری اور مسلم اور ان کے علاوہ اہل سنت کے بہت سے بزرگان نے لکھا ہے کہ:

قالت عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ في مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فلما أَفَاقَ قال أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فقال لَا يَبْقَي أَحَدٌ في الْبَيْتِ إلا لُدَّ و أنا أَنْظُرُ إلا الْعَبَّاسَ فإنه لم يَشْهَدْكُمْ.

عایشہ نے کہا ہے کہ میں نے رسول خدا کی بیماری کے دوران زبردستی ان کے منہ میں دوائی ڈالی، انھوں نے اشارے سے کہا کہ مجھے دوائی نہ دو، میں نے اپنے آپ سے کہا کہ شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ مریض کا دوائی کھانے کو دل نہیں کرتا اور جب رسول خدا تندرست

ہو گئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ مجھے دوائی نہ دو ؟ پھر انھوں نے فرمایا کہ اس گھر میں جس نے بھی مجھے دوائی تھی تو اب ان سب کو میرے سامنے وہی دوائی پلاؤ غیراز عباس کہ اس نے تم لوگوں والا کام مجھ سے انجام نہیں دیا۔

البخاري الجعفي، ابو عبد الله محمد بن إسماعيل (متوفى٢٥٦هـ)، صحيح البخاري، ج٤، ص١٦١٨، ح٤١٨٩، كِتَاب الْمَغَازِي، بَاب مَرَضِ النبي (ص) وَوَفَاتِهِ؛

اور صحیح بخاری ج٥، ص٢١٥٩، ح٥٣٨٢، كِتَاب الطِّبِّ، بَاب اللَّدُودِ؛

اور صحیح بخاری ج٦، ص٢٥٢٤، ح٦٤٩٢،كِتَاب الدِّيَاتِ، بَاب الْقِصَاصِ بين الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ في الْجِرَاحَاتِ؛

اور صحیح بخاری ج٦، ص٢٥٢٧، ح٦٥٠١، بَاب إذا أَصَابَ قَوْمٌ من رَجُلٍ هل يُعَاقِبُ، تحقيق د. مصطفي ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة - بيروت،

النيسابوري القشيري، ابو الحسين مسلم بن الحجاج (متوفى٢٦١هـ)، صحيح مسلم، ج٤، ص١٧٣٣، ح٢٢١٣، كِتَاب السَّلَامِ، بَاب كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُودِ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.

قابل دقت نکتہ یہ ہے کہ بخاری نے اس حدیث کو کتاب دیات، باب قصاص میں ذکر اور

نقل کیاہے۔

یعنی جس نے بھی رسول خدا (ص) کو جان بوجھ کر خلافت کی خاطر زہر دیا تھا، 14 سو سال

سے ابھی تک اس پر قتل کا دیہ اور قصاص باقی ہے !!! وہ دیہ اور قصاص انشاء اللہ اسی

رسول خدا (ص) کے بیٹے اور جانشین یعنی حضرت مہدی امام زمان (عج) پردہ غیبت سے

ظاہر ہو کرلیں گے۔

ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کی شرح میں لکھاہے کہ:

(قوله لددناه) أي جعلنا في جانب فمه دواه بغير اختياره و هذا هو

اللدود.

یہ کہ کہا گیا ہے کہ: «لددنا» یعنی ہم نے زبردستی رسول خدا کے منع کرنے کے با وجود

دوائی کوان کے منہ میں ڈالا۔

یہاں پر ہم برادران اہل سنت سے چند سوال کرتے ہیں کہ اور امید ہے کہ وہ ہمارے سوالوں کا جواب دیں گے:

1- کیوں عائشہ اور وہ لوگ کہ جو وہاں پر موجود تھے، نے رسول خدا کی بات پر عمل نہیں کیا، اور ان کے منع کرنے کے با وجود زبردستی ان کے منہ میں دوا ڈالی ؟ کیا خداوند نے قرآن میں نہیں فرمایا کہ:

وَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ و َما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

جو حکم بھی رسول خدا تم کو دیں، اسکی اطاعت کرو اور جس گناہ سے بھی تم کو منع کریں، اس کو چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو کہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے۔

سوره حشر آيت ٧

2- کیوں عائشہ رسول خدا کو دوسرے عام مریضوں کی طرح سمجھ رہی تھی ؟ کیا خداوند نے خود نہیں فرمایا کہ:

وَ مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَي . إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَي .

وہ ہر گز ہوا و ہوس کی وجہ سے بات نہیں کرتا بلکہ وہ جو بھی کہتا ہے فقط وحی کی وجہ سے کہتا ہے۔

سورہ نجم آیت ٣ و ٤.

3- کیوں عائشہ نے سوچا کہ ہر مریض حتی رسول خدا دوائی کھانے کو پسند نہیں کرتا؟

4- کیا رسول خدا کی عقل ان بندوں سے بھی کم تھی کہ جو اس وقت رسول خدا کے کمرے میں موجود تھے، اور رسول خدا کو اتنا بھی نہیں پتا تھا کہ کونسی چیز ان کے لیے مفید ہے اور کونسی مفید نہیں ہے؟

5- کیا ان لوگوں کا بھی مقصد ان لوگوں کی باتوں کو تکرار کرنا تھا کہ جھنوں نے رسول خدا کے قلم اور دوات مانگنے پر ہذیان کی نسبت ان کی طرف دی تھی ؟ البتہ انھوں نے اپنی زبان سے ہذیان کا نہیں کہا بلکہ اپنے ہاتھوں سے منع کرنے کے با وجود دوائی پلا دی۔ وہ دوائی تھی یا کوئی اور چیز تھی، اس کو فقط خداوند ہی جانتا ہے!!!

اور سب سے عجیب یہ ہے کہ نقل ہوا ہے کہ: جب رسول خدا ہوش میں آئے تو انھوں نے حکم دیا کہ جھنوں نے زبردستی مجھے دوائی پلائی ہے، اسی دوائی کو ان سب کو بھی میرے سامنے پلائی جائے، غیر از ان کے چچا عباس کو کہ وہاں پر اس وقت موجود نہیں تھے!!!

کیوں رسول خدا ان کے ساتھ بھی وہ کام کرنا چاہتے ہیں؟؟؟ کیا قرآن نے نہیں فرمایا کہ:

وَ لا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزْرَ أُخْري .

کوئی بھی کسی دوسرے کے گناہ کو بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

سوره أنعام آیت ١٦٤

سوره أسراء آیت١٥

سوره فاطر آیت ١٨

سوره زمر آیت ٧

اس تفصیل کی روشنی میں سب کو رسول خدا (ص) ، رسول رحمت اور مہربانی کی مظلومیت پر اشک بہانے چاہیں، کہ وہ رسول اس امت کے ہاتھوں اور حتی اپنے گھر میں بھی کتنا مظلوم تھا کہ اس دنیا سے مسموم ہو کر رخصت ہوا۔ کیا یہی اجر رسالت تھا، کیا یہی رسول خدا کا حق تھا؟؟؟

انہی خائن اور منافق مسلمانوں کے لیے خداوند نے قرآن میں فرمایا ہے کہ :

اِنَّ الَّـذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَـهٗ لَعَنَـهُـمُ اللّٰـهُ فِى الـدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَـهُـمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ،

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی

ہےاوران کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔

سورہ احزاب آیت ۵۷

اَللَّهُمَّ إِنّى أَسْئَلُكَ وَاَتَوجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يا اَبَاالْقاسِمِ يَا رَسُولَ اللّهِ يَا اِمامَ الرَّحْمَةِ يا سَيِّدَنا وَمَوْلينا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّهِ وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا يا وَجيهاً عِنْدَ اللّهِ إِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللَه.

التماس دعا۔۔۔۔۔